سوموار | 14۔جولائی 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 154 | سوموار 8 ربیع الاول ۔1418ھ 14 وفا 1376ہش 14 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الٰہی حکمتوں اور معارف کا جامع ہے

(کلام الٰہی) حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آج کل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 52)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو' وہاں مشیت ایزادی سے ویرانہ بن گیا اور الوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو' وہ دنیا بھر کے لوگوں کو مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ (بخشش مانگنے) کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے' ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 173)

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں 12۔ ربیع الاول کی مناسبت سے پروگرام بنا کر احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس سے مطلع فرمادیں۔
(نظارت اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد زاہد صاحب قلعہ کالروالہ بعارضہ پراسٹیٹ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

موت وہی مبارک ہے جو خدا اور دین کے لئے ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مرنا تو سب کو ہے لیکن موت وہی مبارک ہے۔ جو خدا کے لئے اور اس کے دین کی خاطر ہو۔ غلہ ہزاروں من ضائع ہو جاتا ہے لیکن کیا وہ قیمتی کہا جا سکتا ہے یا اسے جو انسان کے پیٹ میں جائے۔ پھر وہ پھل قیمتی ہے جسے انسان کھائے یا وہ جو اگرچہ کچھ زیادہ دنوں درخت پر رہے لیکن گل سڑ کر زمین پر گر پڑے۔ یقیناً ماننا پڑے گا کہ وہی پھل قیمتی ہے جسے انسان نے کھایا اور جو انسان کے جسم کا کوئی جزو بنا اور خدا کی رضا کے ماتحت چلنے والا ہوا۔ مثلاً وہ سیب کس قدر قیمتی تھا جس کو محمد رسول اللہ ﷺ نے کھایا۔ اور وہ آپ کے جسم اطہر کا کوئی حصہ بنا اور اس نے اس ذریعہ سے خدا کی رضا کے حاصل کرنے والے کام کئے۔ تو اس سیب کو نہایت قیمتی کہا جائے گا۔ اور اس کی موت و قربانی قابل قدر ہو گی۔ جو آنحضرت ﷺ کے وجود کا جزو ہوئی۔ اسی طرح وہ جان جو خدا کی راہ میں صرف ہوئی۔ وہ قیمتی ہو سکتی ہے یا وہ جو یونہی ضائع ہو گئی یقیناً خدا کی راہ میں قربان ہونے والی قیمتی ہے۔

پس جب موت ہر ایک انسان کو لگی ہوئی ہے اور اس سے کوئی باہر نہیں تو پھر کیوں انسان اپنی جان ایسی جگہ صرف نہ کرے جس سے خدا کی رضا حاصل ہو۔ کیونکہ مبارک ہے وہ موت جو خدا کے لئے قبول کی جائے۔ بابرکت ہے وہ مال جو اس کی راہ میں صرف ہو اور جس کا نتیجہ رضاء مولیٰ ہو اور افسوس ہے اس زندگی پر جو خرچ تو ہو مگر حق و صداقت کے لئے خرچ نہ ہو۔ افسوس ہے اس مال پر جو صرف تو ہو لیکن رضائے مولے کے لئے صرف نہ ہو۔ ضائع ہو گئی وہ زندگی جو خدا کے لئے نہ دی گئی اور تباہ ہو گیا وہ مال جو اس کی راہ میں صرف نہ ہوا۔ اور برباد ہو گیا وہ وقت جو خدا کی محبت سے خالی گزرا۔ خدا نے تو انسان کے لئے بڑے بڑے اعلیٰ درجے کے مدارج رکھے ہیں مگر افسوس کہ اکثر انسان ان کی طرف سے لاپرواہی کرتے ہیں۔
(از خطبہ 17۔ ستمبر 1918ء)

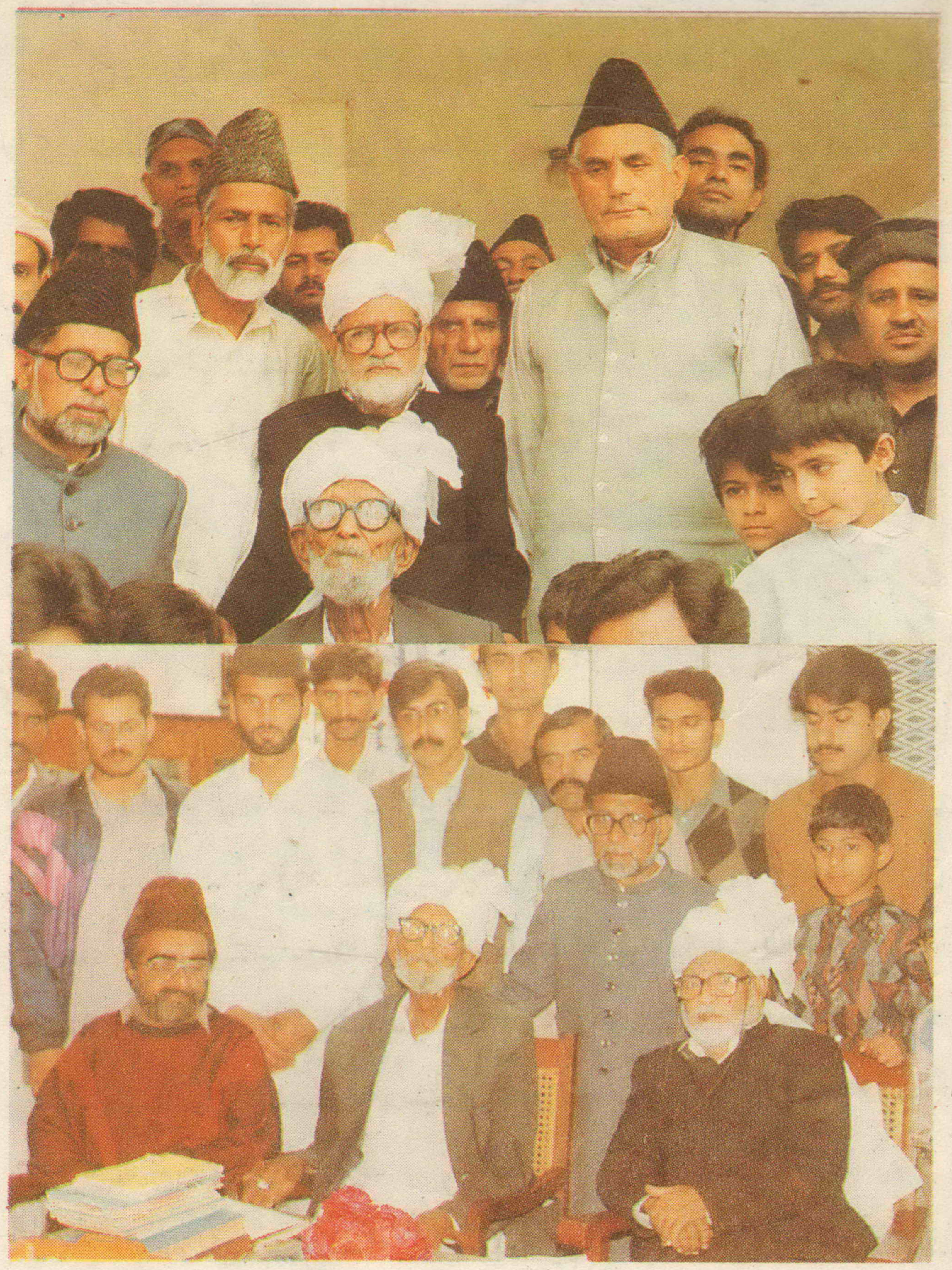

حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دفتر الفضل میں تشریف لائے اس موقع کی دو یادگار تصاویر

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 ر، پ 50 پیسے

14- وفا 1376 ہش — 14- جولائی 1997ء

دعا کس طرح مانگی جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی کیفیت بھی عجیب ہے کہ وہ ہے تو خواہشات کا پتلا لیکن وہ حتمی طور پر یہ نہیں جانتا کہ کونسی خواہش اس کے لئے مفید ہے اور کون سی مضر۔ وہ اپنے ماحول میں دیکھتا ہے۔ اپنی زندگی کو پرکھتا ہے اور پھر سوچتا ہے کہ اسے کیا چاہئے کبھی اسے اپنی ضرورت کی چیزیں چاہئیں اور کبھی محض دوسروں کو دیکھ کر کہ ان کے پاس یہ یہ چیزیں ہیں وہ ان چیزوں کی طلب کرنے لگتا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان میں سے کون سی چیز حقیقی طور پر اس کی ضرورت ہے اور کون سی چیز کا ملنا اس کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے اور چونکہ انسان کی یہ کیفیت اس کی فطرت کا حصہ ہے اس لئے وہ خدا سے دعائیں مانگتا ہے تو یہ امید رکھتا ہے کہ جو کچھ اس نے مانگا ہے وہ اسے مل جائے۔ بہت کم ایسا سوچتا ہے کہ مفید ہو تو مل جائے اور غیر مفید ہو تو نہ ملے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جب وہ مانگتا ہے اور ظاہرا طور پر اسے ملتا نہیں تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ وہ سوچنے لگتا ہے کہ زندگی کو کس ڈھب پر چلانا چاہا تھا اور چلی کس ڈھب پر۔ مانگتے رہے لیکن ملا نہیں۔

یہ محض اس کی کم علمی ہے وہ نہ صرف اپنے ماحول کے متعلق کچھ نہیں جانتا' وہ درحقیقت اپنے متعلق بھی کچھ نہیں جانتا' ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس نے مانگا ہے وہ تو اسے مل جائے اور وہ اس بات سے خوش بھی ہو لیکن اس کے بعد جو اس کے حالات ہوں وہ ناگفتہ بہ ہو جائیں۔ اسے جو کچھ ملا ہے وہ فائدے کی بجائے کسی نقصان کا حامل ثابت ہو۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ ہمیں بہت غور و فکر کے بعد سمجھ آئے۔ ہمارے ماحول میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ ہماری اپنی ذات کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ مانگنے کو تو ہم بہت کچھ مانگتے ہیں لیکن بظاہر ملتا کم ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ مانگتے ہم اس طرح ہیں کہ گویا جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ ہمارے لئے مفید ہے۔ اسی لئے تو بڑے الحاح سے دعا کرتے ہیں۔ خشوع و خضوع سے دعا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا علم تو کچھ بھی نہیں۔ ہم تو اپنے متعلق جو کچھ جانتے ہیں وہ نہ جاننے کے برابر ہے۔ پس اگر ہم اس طرح دعا کریں کہ ہمیں یہ تو یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ہماری دعا کو سنے گا اور اسے قبول کرے گا لیکن قبول کرنے کے طریق کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اس سے یہ چاہیں کہ یہ بات اس طرح وقوع پذیر ہو۔ ہم اس سے یہ چاہیں کہ ہماری خواہش تو یہ ہے کہ ہماری بات اس طرح وقوع پذیر ہو لیکن تو بہتر جانتا ہے تو ہمارے لئے وہی بات مہیا فرما جو ہمارے لئے مفید ہو۔ آج کے لئے بھی اور کل کے لئے بھی۔ اس طرح دعا مانگنے سے ایک تو ہمارے دل میں یہ یقین بڑھے گا کہ خدا تعالیٰ واقعی ہماری دعائیں سنتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ ہماری بہبود چاہتا ہے۔ صرف ہماری بات کا پورا ہونا نہیں۔ بلکہ ہماری بہبود۔ اگر ہماری بات کے پورے ہونے میں ہماری بہبود ہے تو وہ بات پوری ہو جائے گی اور اگر اس بات کے رد کر دینے میں ہماری بہبود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رد کر دے گا اور یہی ہماری دعا کی قبولیت ہوگی۔

اگر ہم غور کریں تو بہت سے مواقع ایسے آتے ہیں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شائد ہم دعا میں ناکام ہو گئے ہیں۔ شائد ہ... ی دعا سنی نہیں گئی۔ پھر ہم دوسروں کی طرف بھاگتے ہیں۔ کسی اور کو تلاش کرتے ہیں جس کے متعلق کہا جاتا ہو کہ اس کی دعائیں سنی جاتی ہیں۔ ہم اس کے پاس جاتے ہیں اور اس سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمیں دعا کے متعلق ضروری امور ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ یہی کہ ایک مانگنے والا ہے اور دوسرا دینے والا ہے۔ مانگنے والے کو کچھ علم نہیں کہ اس کے لئے کیا ٹھیک ہے اور کیا ٹھیک نہیں ہے۔ دینے والا اس کی کنہ تک کو جانتا ہے۔ اور نہ صرف جانتا ہے بلکہ وہ اس کی بہبود چاہتا ہے۔ اگر انسان یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ اس کی مضرت رسانی کے سامان پیدا کر رہا ہے تو یہ یقیناً خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ سامان تو پیدا ہو رہا ہے لیکن وہ انسان خود پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ صحیح راستے سے ہٹ کر جب غلط راستے پر چلنے لگتا ہے تو اس کی مضرت رسانی کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ صحیح راستے پر چلتا رہے تو خدا تعالیٰ کیوں اس کے لئے مضرت رسانی پیدا کرے گا۔ وہ تو اس کی بہبود چاہتا ہے۔ وہ اسے اپنی عیال کہتا ہے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ کوئی بھی دعا جو مانگی گئی ہو اسے ناکامی کے ساتھ وابستہ نہ کیا جائے۔ اس کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے۔ سمجھ آجائے تو ٹھیک اور اگر سمجھ نہ آئے تب بھی کوئی ایسی بات نہیں۔ آخر ہماری سمجھ بوجھ کہاں تک جا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حکمتوں کو تو خدا تعالیٰ ہی سمجھتا ہے۔ کیوں نہ ہم ساری بات کو اسی کے ہاتھ میں دے دیں' دعا ہم نے مانگنی تھی ہم نے مانگ لی۔ خدا تعالیٰ نے دینا ہے وہ جس طرح چاہے دے۔ جب چاہے دے۔ جو چاہے دے اور جتنا چاہے دے۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اختیار ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے کہ ہم دعا مانگیں اور وہ دعا اسی طرح قبول ہو جائے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایک طرف مانگنے والی ہے دوسری طرف دینے والی ہے۔ مانگنے والی انتہائی لاعلم کمزور ہے اور دینے والی سب کچھ جانتی ہے اور ہر بات پر قدرت رکھتی ہے۔

پس دعا کو ہمیشہ اس رنگ میں مانگنا چاہئے کہ ہم نے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔ اب جو کچھ ہمارے لئے بہتر ہے وہ خدا تعالیٰ ہمیں دے۔ اگر ظاہرا طور پر جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ نہیں ملا تو ہمارا دل اس یقین سے پر ہونا چاہئے کہ یہی بات ہماری بہتری کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری بہبود کا سامان پیدا کیا ہے۔ اگر ہمیں کچھ دیا ہے تو ہم اس کے احسان مند ہیں اور اگر کچھ نہیں دیا تو یقیناً کچھ اور دیا ہے اور اس کے لئے بھی ہم اس کے احسان مند ہیں۔

پس آیئے ہم اپنی دعا کو کبھی ناکامی کے ساتھ وابستہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہوئے اور اس کی صفات کو پہچانتے ہوئے ہمیشہ یہ سمجھیں کہ وہ جو کچھ کرتا ہے ہمارے فائدے کے لئے کرتا ہے۔ وہ فائدہ ہمیں نظر آئے یا نظر نہ آئے۔ یقیناً ہوگی فائدے کی بات۔

تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں اور میرے ہاتھ میں پھول
میرا چلنا پھرنا خوشبو' تیرا' یکسر دھول
یہ ہے بربادی کا رستہ' آج نہیں تو کل
اس طرح سے پنپے گا تو یہ ہے تیری بھول
میں اپنے مولا کا ہاتھ پکڑ کر چلتا ہوں
تیری ہر اک بات ہے زور بازو پر محمول

ابوالاقبال

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

الفضل 2-فروری 1956ء

حضرت مولوی قطب الدین صاحب

جیساکہ اخبار الفضل میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ حضرت امام الثانی نے حضرت مولوی حکیم قطب الدین اور ان کی بیگم کا جنازہ 21۔ جنوری کو بعد از ظہر پڑھایا۔ حضرت مولوی قطب الدین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے کبار رفقاء میں سے تھے۔ نہایت مخلص اور وفادار خادم سلسلہ تھے۔ آپ حضرت امام اول کے مطب میں بیٹھا کرتے تھے۔ مشرق کی جانب حضرت امام اول اور آپ سے تھوڑی دور غربی جانب مولوی قطب الدین صاحب مطب میں بیٹھتے تھے۔ اور مریضوں کو دوائیاں دیا کرتے تھے۔ طبابت کی وجہ سے قادیان کے ارد گرد دیہات میں آپ کی کافی واقفیت اور شہرت تھی۔

میں اسی جگہ صرف ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے' 1899ء میں حضرت بانی سلسلہ نے ایک وفد نصیبین بھیجنے کی تجویز کی۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک یہ قرین مصلحت قرار پایا ہے۔ کہ تین دانشمند اولوالعزم آدمی اپنی جماعت میں سے نصیبین میں بھیجے جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت بانی سلسلہ مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 459)

ان تین میں سے ایک مرزا خدا بخش تھے۔ اور دو کا انتخاب قرعہ اندازی سے ہوا تھا۔ ان میں سے ایک حضرت مولوی قطب الدین صاحب تھے۔ اور دوسرے میرے تایا میاں جمال الدین صاحب تھے۔ ان تینوں کا ایک فوٹو بھی لیا گیا تھا۔ اور حضرت بانی سلسلہ نے ان کے لئے ایک الوداعی جلسہ کی بھی تجویز کی تھی ذیل میں اس سے متعلق حضرت بانی سلسلہ کی تحریر نقل کی جاتی ہے۔ جو حضرت صاحب نے "جلسہ الوداع" کے زیر عنوان بطور ضمیمہ اشتہار مورخہ 4۔ اکتوبر 1899ء شائع کی تھی۔

"ہم اس اشتہار میں لکھ چکے ہیں۔ کہ ہماری جماعت میں سے تین آدمی اس کام کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ کہ وہ نصیبین اور اس کے نواح میں جاویں۔ (-) اب حال یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سفر کے خرچ کا قریباً انتظام پذیر ہو چکا ہے۔ صرف ایک شخص کی زاد راہ باقی ہے۔ یعنی اخویم مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ایک آدمی کے لئے ایک طرف کا خرچ دے دیا ہے۔ اور اخویم منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور نے باوجود قلت سرمایہ کے ایک سو پچیس روپے دیئے ہیں۔ اور میاں جمال الدین کشمیری ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور اور ان کے دو برادر حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیر الدین نے پچاس روپیہ دیئے ہیں۔ ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے۔ کہ دنیا سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں (-) ایسا ہی مرزا خدا بخش صاحب نے بھی اس سفر خرچ کے لئے پچاس روپیہ چندہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو اجر بخشے۔ آج 10۔ اکتوبر 1899ء کو قرعہ اندازی کے ذریعہ سے وہ دو شخص تجویز کئے گئے ہیں۔ جو مرزا خدا بخش صاحب کے ساتھ نصیبین کی طرف جائیں گے۔ اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان عزیزوں کی روانگی کے لئے ایک مختصر سا جلسہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ عزیز دوست ایمانی صدق سے تمام اہل و عیال کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کر کے اور وطن کی محبت کو خیرباد کہہ کر دور دراز ملکوں میں جائیں گے۔ اور سمندر کو چیرتے ہوئے اور جنگلوں اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے نصیبین یا اس سے آگے بھی سیر کریں۔ اور کربلائے معلّٰی کی زیارت بھی کریں گے۔ اس لئے یہ تینوں عزیز قابل قدر اور تعظیم ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ وہ اپنے بھائیوں کے لئے ایک بڑا تحفہ لائیں گے۔ آسمان ان کے سفر سے خوشی کرتا ہے۔ کہ محض خدا کے لئے قوموں کو شرک سے چھڑانے کے لئے یہ تین عزیز ایک منجی کی صورت پر اٹھے ہیں۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ ان کی وداع کے لئے ایک مختصر سا جلسہ قادیان میں ہو۔ اور ان کی خیرو عافیت کے لئے دعائیں کی جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات ص 461-462)

مبارک تھے وہ لوگ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کو شناخت کیا۔ اور آپ کے نور سے منور ہوئے۔

بقیہ کالم 4

اور خدمت کی۔ کبھی ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرتے اور نہ ہی بچوں کو کرنے دیتے۔ غرض۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اپنے قارئین سے تایا جان تائی جان کے بلند درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں اور یہ بھی کہ خدا ان کی اولاد کو اور دونوں بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے اور تایا جان کی اچھی باتوں پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دعا میں جس قدر بے ہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

غزالہ منصور

محترم ضیاء اللہ بھٹی

ہمارے پیارے تایا جان قضائے الٰہی سے 9 مئی 1997ء کو وفات پاگئے۔ چند سطریں جو تحریر کر رہی ہوں ان بکھری یادوں پر مشتمل ہیں جو میرے بچپن اور لڑکپن کے دنوں کی ہیں تاکہ محترم تایا جان کی شخصیت کا خاکہ قارئین کے ذہن میں بھی بن جائے اور وہ بھی میرے ساتھ تایا جان کے لئے دعا کر سکیں۔

میرے دادا جان عطاء اللہ بھٹی کی زندہ رہنے والی اولاد میں تایا جان سب سے بڑے تھے۔ یعنی تایا جان پھر میرے والد پھر چچا جان اور پھر ایک پھوپھو خالدہ امینہ۔ ایک اوسط درجے کے گھرانے سے تعلق کی بناء پر میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور پھر ایئر فورس میں ملازمت کرلی۔ یہ متحدہ ہندوستان کا دور تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی چچا کی بیٹی نصیرہ نزہت کے ساتھ شادی ہوگئی۔ تائی جان بھی نہایت ہنس مکھ طبیعت اور پیاری شکل صورت کی تھیں۔ تایا جان نے اپنی جوانی کے زمانے میں گھر سے دور رہ کر کافی مشکل حالات میں وقت گزارا۔ انہوں نے جنگ عظیم دوم میں بھی حصہ لیا تھا۔ وہ برما کے محاذ پر لڑے۔ وہاں کے واقعات وہ اکثر سنایا کرتے کہ کس طرح جنگ ختم ہونے کے بعد بھی کئی ماہ تک برما کے جنگلوں میں روپوش رہے اور کئی بار گزر بسر کے لئے درختوں کے پتے کھائے خوفناک جنگلی کیڑے مکوڑوں سے واسطہ پڑا۔ مگر ہمت نہ ہاری اور خدا کا شکر ہے کہ قسمت میں زندگی لکھی تھی تو انہیں واپس اپنے گھر اپنے خاندان میں آنا نصیب ہوگیا۔ پاکستان بنا تو پاکستان ایئر فورس میں شامل ہوئے اور ایئر فورس کا ہیڈ کوارٹر سرگودھا ہونے کی بناء پر ان کی رہائش سرگودھا ہی رہی۔ یہ ہمارے بچپن کا زمانہ تھا۔ میرے ابو جان بینک ملازمت کے سلسلے میں گجرات میں تعینات تھے۔ چھٹیوں میں ایک بار ہم بذریعہ کار سرگودھا گئے۔ بچوں کے لئے سفر بذات خود ایک انوکھا تجربہ ہوتا ہے۔ جانے کس چھوٹے بہن بھائی نے راستہ میں ربوہ کی پہاڑیوں کے پیچھے سورج غروب ہوتے دیکھا تو معصومیت سے بولا اچھا اب پتہ چلا کہ سورج یہاں آکر ڈوبتا ہے۔ تایا جان کے پاس رہائش ہمارے لئے اور بھی عجیب تجربہ تھی کہ سرگودھا کینٹ کے علاقے میں گھروں کی قطاریں ایک جیسے گھروں کی تھیں جن میں لوہے کے پلنگ فوم کے گدے اور سنبل (نرم گھاس سے بنی ہوئی روئی) کے تکیے تھے سب سے حیران کن بات کہ گھر کا زیادہ تر سامان سرکاری تھا اپنا کچھ نہ تھا۔ بچے فوجی سکول میں پڑھتے تھے۔ سارے لان درمیانی دیوار کے بغیر آپس میں جڑے ہوئے تھے۔

تایا جان کی طبیعت خوب ہنسانے والی تھی۔ وہ بچوں کو طرح طرح کے کرتب کرکے دکھاتے بچے ان سے خوب خوش رہتے۔ اور ایئر فورس کے جن کیمروں پر وہ کام کرتے کبھی کبھار وہ گھر لا کر ہمیں دکھاتے بلکہ ہمارے بڑے بڑے پورٹریٹ انہوں نے بنائے جو آج بھی ہماری امی کے پاس محفوظ ہیں اور پرانی یادوں کو تازہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے بعد تایا جان کی ایئر فورس سے ریٹائرمنٹ کے ساتھ ان کی زندگی کا یہ سنہری دور اختتام کو پہنچا۔ بہترین کارکردگی پر انہوں نے بہت سے تمغہ جات بھی حاصل کئے۔ انہوں نے پاکستان اور بھارت کی پہلی دو جنگوں میں حصہ لیا اور بہادری اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر میڈل اور تمغے حاصل کئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تایا جان نے اپنے لئے رہائش کے لئے ربوہ کو ہی پسند کیا۔ چنانچہ پہلے تو کرایہ کے مکان میں رہے پھر آہستہ آہستہ دریا کے کنارے اپنا گھر بنالیا۔ اسی دوران میں ہماری تایا زاد بہن پروین کی شادی کر دی۔

تایا جان بہت پیار کرنے والے' مہمان نوازی کرنے والے اور دل سے احساس کرنے والی طبیعت کے مالک تھے جماعت سے پرخلوص تعلق رکھتے تھے۔ ہر سال جلسے کے دنوں میں ہم ان کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوتے۔ کمرہ ہمارے لئے پہلے سے پرالی ڈال کر تیار ملتا گرم بستر اور لذیذ لنگر کا کھانا تائی جان کے ہاتھ کا مزیدار ناشتہ۔ ان دنوں تایا جان کی اور تایا زاد بھائیوں کی تو ڈیوٹیاں لگی ہوتیں۔ امی تائی جان' میں اور تایا زاد بہنیں ساتھ گپ شپ کرتے جلسہ اٹنڈ کرتے۔ وہ دن تو اتنے یادگار ہیں کہ بھلائے نہیں بھولتے۔ وہ برکتیں وہ رونقیں خدا کرے کہ لوٹ آئیں۔

تایا جان کی زندگی کا تیسرا دور لاہور منتقلی تھی۔ اپنا مکان غالباً انہوں نے کرایہ پر دے دیا۔ اور بہتر روزگار کی تلاش میں لاہور آگئے۔ یہاں انہوں نے اپنی دکان کھول لی لڑکے بھی بڑے ہو کر کچھ ہاتھ بٹانے لگے۔ یہاں ہماری تایا زاد بہن بشریٰ کی شادی بھی کر دی جو خدا کے فضل سے بچوں والی اور اپنے گھر میں خوش و خرم ہے۔ تایا جان کے بچوں نے اگرچہ زیادہ تعلیم حاصل نہ کی لیکن خدا کے فضل سے دونوں بیٹے بھی برسرروزگار اور شادی شدہ ہیں تایا جان موصی تھے۔ آجکل ربوہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ ایک دو سال سے شوگر کی شدید تکلیف کے ساتھ بینائی نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ وفات 25-20 دن پہلے فالج کا حملہ ہوا اور پھر خدائی تقدیر پوری ہوئی۔ میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ شادی کے بعد سے ملتان میں رہائش پذیر ہوں۔ دوری کے سبب سے خاندان میں ہونے والے خوشی اور غمی کے مواقع پر اکثر پہنچ نہیں سکتی۔ محترم تایا جان کا چہرہ دیکھنے سے بھی محروم رہی۔ آج یہ چند سطور لکھ کر اسی کمی کو پورا کرنے کی کوشش میں ہوں۔

میری امی کی ہمیشہ بہت ہی عزت کرتے۔ میری دادی جان یعنی اپنی والدہ کی ہمیشہ انتہائی عزت

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر ایم- اے ابلاغیات

برصغیر کی مسلم صحافت شاہراہ ترقی پر

1857ء کی جنگ کے بعد برصغیر کی مسلم صحافت میں نئی تبدیلی آئی اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے انگریزی تعلیم سیکھنے اور مروجہ علوم سیکھنے کی طرف لوگوں کو تحریک کی۔ اس سلسلہ میں سرسید احمد خان نے علی گڑھ تحریک کے ذریعہ نمایاں کام کیا۔ انہوں نے صحافت کے ذریعہ بھی اپنے تعلیمی جہاد کو جاری رکھا۔ چنانچہ اخبار سائنٹفک سوسائٹی اور رسالہ تہذیب الاخلاق کا اجراء اسی سلسلہ کی اہم کڑیاں تھیں۔ اس طرز کی صحافت سے مسلم صحافت میں تبدیلی کا رجحان پیدا ہوا اور وہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے لگی۔ مختلف شہروں سے مسلم صحافت کے شاہکار نکلنے شروع ہوئے جنہوں نے جدید صحافت کی بنیاد رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

زیر نظر مضمون میں منشی محبوب عالم کے اخبار پیسہ' اخبار وکیل اور حسرت موہانی کے اردو معلّٰی کا تذکرہ کیا جائے گا۔ جن کی صحافت نے مسلم صحافت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا اور پھر ان کے بعد مولانا محمد علی جوہر' مولانا ظفر علی خان' مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا عبدالمجید سالک' مولانا غلام رسول مہر جیسے صحافیوں نے برصغیر کی مسلم صحافت کی قیادت سنبھالی۔

پیسہ اخبار منشی محبوب عالم جن کا تعلق فیروز والا ضلع گوجرانوالہ تھا انہوں نے فیروز والا سے 1887ء میں پیسہ اخبار نکالا اور پھر یہ لاہور منتقل ہو گیا پیسہ اخبار سے قبل اخبار عام کا طوطی پنجاب بھر میں بول رہا تھا پیسہ اخبار کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ اخبار عام ماند پڑ گیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں پیسہ اخبار روزنامہ بن گیا۔ منشی محبوب عالم نے اس اخبار کے علاوہ اور بھی بہت سے اخبار اور رسالے نکالے گویا آپ ایک ادارہ کی حیثیت اختیار کر گئے اور جب تک اخبار زمیندار نے شہرہ حاصل نہ کیا تھا تب تک پیسہ اخبار مقبول عام رہا۔ منشی محبوب عالم نے انگلستان کا بھی دورہ کیا۔ سرسید احمد خان کے بعد اردو کے دوسرے اخبار نویس تھے جنہوں نے یورپ کا سفر کیا۔ آپ چونکہ ہردلعزیز صحافت کے علمبردار تھے اس لئے آپ لندن کے ہفت روز "ٹٹ بٹس" سے متاثر ہوئے اور واپس آکر "انتخاب لاجواب نکالا" اردو صحافت کی ترقی میں پیسہ اخبار ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ یہاں مستقبل کے کئی صحافیوں نے اولین تربیت حاصل کی ان میں لالہ دینا ناتھ' منشی محمد دین فوق' منشی احمد دین' حکیم غلام نبی اور مولوی شجاع الدین جیسے صحافی شامل تھے جنہوں نے بعد میں اپنے اخبار اور رسالے جاری کئے۔ ان کے علاوہ میر جالب دہلوی بھی تھے جو اخبار کے مدیر بھی رہے۔

پیسہ اخبار کی ایک خصوصیت اس کی متانت اور سنجیدگی تھی۔ تبصروں میں ہمیشہ توازن نمایاں ہوتا تھا۔ پیسہ اخبار کے بعد تند و تیز اور شعلہ انگیز صحافت کا آغاز ہوا اور یہی چیز پیسہ اخبار کی مقبولیت کو ختم کر گئی کیونکہ لوگوں کے مزاج اور حالات بدل گئے تھے۔

پیسہ اخبار اسلامی اخبار تھا اور مسلمانوں کے حقوق کا علمبردار تھا۔ مسلمانوں میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتا تھا لیکن سیاست میں انتہا پسند نہیں تھا۔ اس اخبار میں ادب کی بجائے اخباریت غالب رہی۔ ابتدا میں صحافت میں ادب نمایاں تھا۔ لیکن پیسہ اخبار نے اس مزاج کو بدلا اور روزمرہ معاملات پر قلم اٹھایا اور لوگوں میں اخبار بینی کی عادت کو بڑھایا۔ 1924ء میں پیسہ اخبار بند ہو گیا۔

اس اخبار کو جماعتی تاریخ میں یہ اہمیت حاصل ہے کہ جماعتی لٹریچر میں متعدد حوالہ جات پیسہ اخبار کے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے عہد کا اخبار ہے اور آپ کے مطالعہ میں بھی یہ اخبار آتا تھا۔ یوں تاریخ احمدیت میں یہ اخبار محفوظ رہے گا۔

اخبار وکیل امرتسر انیسویں صدی کے آواخر میں امرتسر سے ہفت روزہ اخبار وکیل جاری ہوا۔ جو اصابت فکر' سنجیدگی اور مسلمانوں کے حقوق کی ترجمانی کے لحاظ سے ہندوستان میں ایک عرصہ تک مشہور رہا۔ اس اخبار کے مالک شیخ غلام محمد تھے۔ یہ اخبار اولاً ہفت روزہ تھا بعد میں سہ روزہ ہو گیا۔ مشہور صحافی اور سیاستدان مولانا ابوالکلام آزاد بھی اس اخبار کے ساتھ منسلک رہے۔ اخبار وکیل کے بعض حوالے بھی جماعتی لٹریچر میں موجود ہیں۔

مولانا حسرت موہانی اور اردوئے معلّٰی اب مسلم صحافت بیسویں صدی عیسوی میں داخل ہو چکی ہے اور اس کے مزاج میں تبدیلی آنا شروع ہو گئی ہے۔ تند و تیز اور شعلہ بیاں صحافت کا آغاز ہو رہا ہے۔ آزادی اور حقوق کی تحریکیں ہندوستانیوں کی طرف سے شروع ہو رہی ہیں اس لئے اخبارات میں سنسنی خیزی حکومت پر زوردار تنقید۔ آزادی کی باتیں' شعلہ بیانیاں اور جذباتی انداز تحریر نے جنم لینا شروع کیا۔

مولانا حسرت موہانی نے صدی کے آغاز پر ماہنامہ رسالہ اردوئے معلّٰی جاری کیا اور مذکورہ بالا طرز تحریر اور انداز صحافت کی ابتداء کی۔ اس رسالے میں جہاں ادبی مضامین شائع ہوئے وہاں سیاسی تحریریں بھی چھپتی تھیں۔ جب یہ رسالہ جاری ہوا تو ایسے وقت میں مسلم صحافت کا مزاج معتدل تھا لیکن اردوئے معلّٰی گرم سیاست کا علمبردار تھا۔ اجنبی راج کی دشمنی اور کامل آزادی کی حمایت میں تحریریں لکھنی شروع کیں۔ 1908ء میں ایک تند و تیز مقالہ حسرت موہانی نے لکھا جس کی وجہ سے دو سال کی قید کی سزا ہوئی۔ سزا کے بعد موہانی کے نظریات اور بھی زیادہ متشدد ہو گئے۔ "اردوئے معلّٰی کی پالیسی" کے عنوان سے ایک اداریہ حسرت موہانی نے لکھا جس سے ان کے نظریات کی عکاسی ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:-

"مشکل یہ ہے کہ ہمارے خیال میں یقین یا عقیدہ' عام اس سے کہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی ایک ایسی چیز ہے جس کو محض کسی خوف یا مصلحت کے خیال سے ترک یا تبدیل کرنا اخلاقی گناہوں میں سے ایک بدترین گناہ ہے جس کے ارتکاب کا کسی حریت پسند یا آزاد خیال اخبار نویس کے دل میں ارادہ بھی نہیں پیدا ہو سکتا۔ پالیٹکس میں ہم مقتدائے وطن پرستان مسٹر تلک اور سرگروہ احرار بابو آربندو گھوش کی پیروی کو اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس حیثیت سے فیروز شاہی کانگریس سے ہم کو اتنی ہی بیزاری ہے جتنی امیری مسلم لیگ یا نوزائیدہ لال چندی کانفرنس سے اور ہمارے خیال میں یہ بیزاری بالکل حق بجانب ہے اس لئے کہ دنیا کی رفتار اور اہل دنیا کے طبائع کا میلان صریحاً حریت کی جانب ہے چنانچہ خوابیدہ براعظم ایشیا میں بھی ہندوستان کے سوا اور کوئی بڑا ملک آزادی کی نعمت سے محروم نہیں ہے۔ پس عقل سلیم کسی طرح باور نہیں کر سکتی کہ تمام عالم میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جس کی قسمت میں محکومیٔ دوام کی ذلت لکھ دی گئی ہو۔ ایسا گمان بظاہر مشیت ایزدی کے سراسر خلاف نظر آتا ہے۔"

(اردوئے معلّٰی نومبر 1909ء)

حریت پسندی کے ابتدائی نظریات میں بعض مسلمان اور ہندو مل کر ہندوستان کی آزادی کی کوششیں کر رہے تھے اور ایک جغرافیائی قوم کی حیثیت سے کاوش ہو رہی تھی لیکن پھر ہندوستان کے افق پر ایسی تبدیلیاں آئیں جس سے دو قومی نظریہ نے تقویت پکڑنی شروع کی۔ شدھی اور سنگھٹن کی ہندوانہ تحریکات اور دیگر عوامل نے مسلمانوں کے راستے جدا کر دیئے۔ چنانچہ حسرت موہانی کے خیالات میں تبدیلی بھی انہیں مذکورہ بالا ہندو تحریکوں کے بعد 1924ء میں آئی۔ اور مسلم اکثریت والے علاقے کی الگ مسلم ریاست کا تصور بھی پیش کیا۔ اور یہ خود مختار ریاست ہو اور پھر ہندو مسلم ریاستیں ایک فیڈریشن میں منسلک ہو جائیں۔ مسلم لیگ جب دو حصوں میں بٹ گئی تو حسرت موہانی نے سر شفیع لیگ کا ساتھ دیا۔

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے باطن کو ایسا پاک صاف کر لو جیسا کہ چاہئے خدا بڑا پاک' قدوس اور سب سے بڑھ کر مطہر ہے۔ اس کی جناب میں مقرب بھی وہی ہو سکتا ہے جو خود پاک ہے۔

O

رہِ حبیب میں سب کچھ نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں بار بار کرتے ہیں

بسا کے دل میں محبت کی اک نئی بستی
مکانِ دل کے مکینوں سے پیار کرتے ہیں

وہ اپنے روئے منوّر کی بے حجابانہ
جھلک دکھا کے بہت بیقرار کرتے ہیں

خدا کا نور برستا ہے لا کلام ان پر
وہ اپنے چہرے کو جب آشکار کرتے ہیں

کسی میں تاب نہیں ہے کہ ان کو دیکھ سکے
جو بے نقاب رخِ تابدار کرتے ہیں

وفا و مہر میں یکتائے روزگار ہیں وہ
کہ ہم پہ لطف و کرم بے شمار کرتے ہیں

لگی ہوئی ہیں تری راہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

ترے جنون محبت کی بے خودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں

کیا ہوا ہے ترے ساتھ ایک "عہدِ وفا"
ہم اپنے "عہد" کو پھر استوار کرتے ہیں

عدو جو اپنی غلط کاریوں پہ نازاں ہیں
وہ حق سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں

خدا بچائے گا ہر ظلم سے' تشدّد سے
ہم اس کے در پہ ہی آہ و پکار کرتے ہیں

ہمیں کسی سے بھی کچھ نفرت و عناد نہیں
خدا کے واسطے ہم سب سے پیار کرتے ہیں

خدا نے صبر و سکینت دیئے مصائب میں
اسی کے فضل پہ ہم انحصار کرتے ہیں

نہیں کچھ اس کے سوا شادؔ جنّت الفردوس
وہ اپنے بندوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

محمد ابراہیم شاد

مبارک احمد خان- دار النصر شرقی ربوہ

ممنونِ احسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں "ممنونِ احسان" کے تحت اپنی دادی جان (وفات یافتہ) کی ایک نیکی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ قارئین کے لئے شاید یہ ایک معمولی واقعہ ہو مگر میرے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

میری دادی جان امیر بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی (رفیق) تھیں۔ ہمارے دادا جان قیام پاکستان سے بہت پہلے وفات پا گئے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ہماری دادی جان مع اپنے دو چھوٹے بیٹوں عطاء الرحمان خاں و خلیل الرحمان خاں شورکوٹ سٹی میں رہائش پذیر ہوئیں جبکہ ہم لوگ اس شہر سے نو میل کے فاصلہ پر چک نمبر497 ج-ب ضلع جھنگ میں آ کر آباد ہوئے۔ والد صاحب عبدالرحیم خاں کاٹھ گڑھی صدر انجمن احمدیہ میں ملازم تھے۔ اس لئے کچھ افراد خانہ ربوہ میں بھی رہتے تھے۔

میں جب ابھی پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کر رہا تھا تو میرے بائیں پاؤں کے ٹخنے کے پاس چوٹ لگنے سے ایک زخم ہو گیا۔ شروع میں تو ایک معمولی زخم تھا زیادہ توجہ نہ دی گئی مگر بڑھتے بڑھتے بہت زیادہ زخم ہو گیا۔ اس وقت گاؤں میں کوئی مستند ڈاکٹر تو نہیں تھا۔ ٹونے ٹوٹکے سے علاج ہوتا رہا۔ گاؤں میں جو بھی کسی نے علاج بتایا وہی کیا گیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ صورت حال بہت بگڑ چکی تھی۔ میری ساری ٹانگ گھٹنے تک پیپ سے بھر گئی اگر پنڈلی سے دبایا جاتا تو زخم سے پیپ کی ندیاں بہہ نکلتیں۔ میں ایک قدم بھی زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا۔ میری والدہ میری حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی تھیں۔

میرے نانا جان مولوی عبدالمنان خاں صاحب کاٹھ گڑھی اسی گاؤں میں رہائش پذیر تھے اور غالباً اس وقت جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ ان کے مشورہ سے اور گاؤں کے دیگر لوگوں کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ شورکوٹ سٹی سول ہسپتال میں دکھایا جائے۔ اس فیصلہ پر عمل کیا گیا۔ میرے بڑے بھائی عبدالحکیم خاں نے مجھے اپنے کندھوں پر بٹھایا اور تین میل کا کچا راستہ جہاں اس وقت کوئی سواری نہ تھی پیدل طے کیا۔ اور اڈہ کھماتوالہ سے لاری میں بٹھا کر شورکوٹ شہر لے گئے ہم سیدھے سول ہسپتال چلے گئے تاہم میری دادی جان کے گھر بھی اطلاع دے دی گئی اور وہاں سے میرے چچا عطاء الرحمان خاں آ گئے۔ سول سرجن ڈاکٹر نے میرے زخم کو غور سے دیکھا۔ ٹانگ بالکل گل چکی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے میرے بھائی اور چچا کو کوئی بات کہی جو میں نہ سن سکا وہ مجھے ہسپتال سے اٹھا کر شورکوٹ میں گھر لے آئے۔ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ چونکہ ٹانگ بالکل گل چکی ہے اور اب اس کا کوئی علاج نہیں صرف ایک علاج ہے کہ ٹانگ کو گھٹنے سے کاٹ دیا جائے کیونکہ اس کا اثر جسم کے باقی حصوں پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مشورہ کے لئے میرے والد صاحب کو بھی ربوہ سے بلایا گیا۔ اب ذہنی طور پر سب لوگ تیار ہو گئے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کی تجویز سے اتفاق کیا جائے گویا میں ایک ٹانگ سے معذور ہو جاؤں مگر سچ بات ہے کہ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

عجیب اتفاق ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دادی جان کی ایک علاج کی طرف راہنمائی کی ایک ایسے علاج کی طرف جس پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ آیا۔ میری دادی جان نے میرے چچا عطاء الرحمان خاں کو جو اس وقت ان کے پاس تھے کہا کہ جاؤ نیم کے پتے لے کر آؤ۔ وہ جلدی سے یہ پتے لے کر آ گئے۔ دادی جان نے ایک کڑاہی میں ان پتوں کو ابالا۔ جب یہ ذرا ٹھنڈے ہو گئے تو نیم کے پانی کی زخم پر اور ساری متاثرہ ٹانگ پر ٹکور کی، ٹکور کرنے کے بعد کچھ پتے زخم پر رکھ کر پٹی باندھ دی۔ ہر کوئی یہ علاج دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کا یہ تو علاج نہیں ہے۔ دادی جان نے کسی کی بھی پرواہ نہ کی اور روزانہ صبح شام ٹکور کا عمل جاری رہا۔ خدا تعالیٰ جو ان سب ڈاکٹروں سے بڑا ڈاکٹر ہے اس کے فضل سے اور میری دادی جان کی فراست سے میں ایک ہفتہ کے اندر اندر بالکل تندرست ہو گیا اور چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا میری ٹانگ جو پیپ سے بھری ہوئی تھی۔ پتہ نہیں پیپ کہاں چلی گئی۔ اب میں جب اپنے گاؤں واپس آیا تو بس سے اتر کر تین میل کا کچا راستہ پیدل چل کر طے کیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں ایک ٹانگ سے معذور ہونے سے بچ گیا۔ مجھے اپنی دادی جان کا یہ احسان کبھی نہیں بھولتا۔ ان کی وفات 1962ء میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سایہ میں رکھے آمین۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

محترم بزرگوار جناب نسیم سیفی صاحب

نہایت ادب سے تحریر ہے کہ مجھ سے ناچیز کا آپ کو کسی بات کی طرف توجہ دلانا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ بہرحال ایک لفظی اصلاح میرے مدنظر ہے۔ "ملفوظات" کی اصل کتاب تو مجھے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن یہ چونکہ ایک بدیہی غلطی ہے۔ اس لئے عرض خدمت ہے کہ

الفضل مورخہ 4- جولائی 97ء ص 1 ملفوظات میں (اور پھر 5- جولائی ص 2 پر بھی) سہو کاتب سے یوں لکھا گیا ہے:-

"میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں" یہاں پر معاتبت (بالعین) چاہئے۔ بمعنی عتاب یا ناراضگی باب مفاعلہ عاتب سے دو مصدر آتے ہیں (1) عتاب (2) معاتبت اور یہی یہاں مراد ہے۔

نیز عرض یہ ہے کہ محاتبت (بالحاء) لغت عرب میں کوئی لفظ میری نظر سے نہیں گزرا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

اسد الغابہ

اس کتاب کا پورا نام "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" ہے اس کے مصنف ابوالحسن علی الجزری ابن الاثیر ہیں جو 555ھ میں پیدا ہوئے اور 630ھ میں وفات پائی آپ علوم حدیث اور انساب میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ نے آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کے حالات مدون کرنے کے کام میں خاص شہرت حاصل کی چنانچہ اب جو شخص بھی آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کے حالات زندگی کو لکھنا چاہے تو اس کے لئے اس کتاب سے استفادہ کرنا لابدی اور لازمی ہے یہ تصنیف آنحضور ﷺ کے ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام کے حالات زندگی اور ذکر خیر پر مشتمل ہے۔

ابن الاثیر نے اس کتاب کے دیباچے میں ابن عبدالبر کی کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" کا بطور خاص ذکر کیا ہے جس سے اس نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ابن الاثیر نے خاص طور پر اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ اس سے پہلے جتنی روایات ملتی تھیں ان کو یکجا کر دے اور جن جن کتابوں سے روایات لے کر درج کیں ان کے ناموں کی علامت بھی ساتھ لکھ دی مثلاً جو روایات الاستیعاب سے لی گئی ہیں ان کے ساتھ (ب) لکھا ہوا ملتا ہے اسی طرح ہر کتاب کے لئے علیحدہ علامت ملتی ہے اس کتاب میں صحابہؓ کے ناموں کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔

اس کتاب کی ایک بہت نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بعض ایسے صحابہ اور صحابیات کا بھی ذکر ہے جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے اس لئے انہیں ان کے باپوں بیٹوں یا قبائل کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

ابتدا میں "صحابی" کے لفظ پر بھی اپنی تحقیق شامل کی ہے نیز اس ضمن میں دوسرے لوگوں کی آراء بھی درج کی ہیں۔

اس کتاب کی ایک انتہائی پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگرچہ اس کا موضوع آنحضورؐ کے صحابہ کے حالات ہیں لیکن برکت اور شرف کی خاطر ابن الاثیر نے سب سے پہلے آنحضور ﷺ کی مبارک زندگی کے حالات لکھے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ "صاحب سے زیادہ مصحوب کو جاننا ضروری ہے اس لئے میں ابتداء آپ کی زندگی سے کر رہا ہوں"

دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان نے اسے خوبصورت اور دیدہ زیب جلدوں میں شائع کیا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

حسرت موہانی کا مجلہ "اردوئے معلیٰ" اردو کی مجلاتی صحافت میں ایک خصوصی انفرادیت کا مالک تھا اس کے ذریعہ انہوں نے ادب اور سیاست دونوں کو فروغ دیا۔ وہ سامراج کے دشمن اور آزادی کامل کے پرستار تھے۔ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ان کے خیالات میں تبدیلی آئی اور 1924ء میں انہوں نے برصغیر کی تقسیم کا منصوبہ دیا۔ اور مسلمانوں کو علیحدہ قوم تصور کیا۔

برصغیر کی مسلم صحافت اب نئے دور میں داخل ہو گئی ہے جب کہ مسلمانوں نے سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ سیاست میں مسلمانوں کے نظریات حالات کے ساتھ ساتھ تبدیلی کھاتے ہیں۔ بعض صحافیوں نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے اپنی صحافت چمکائی اور بعض نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ لیکن بیسویں صدی کے ربع اول گزرنے کے بعد کانگریس اور مسلم لیگ کے راستے جدا ہونے شروع ہو گئے اس کے ساتھ ساتھ مسلم صحافت میں بھی تبدیلی واقع ہونا شروع ہو گئی۔

جو اللہ کی خاطر صبر کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے

فیصلوں کے متعلق بھی اگر آپ سر تسلیم خم کرنا چاہیں اطاعت پر تیار بھی ہوں تو بسا اوقات دل بہت صدمہ محسوس کرتا ہے ایسا شخص جو سمجھ رہا ہو اور یقین رکھتا ہو چاہے اس کا یقین غلط ہی کیوں نہ ہو کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی تھی اور نظام جماعت کا نمائندہ آیا اس نے فیصلہ اس کے حق میں کر دیا اور مجھ پر دباؤ ہے کہ میں اپنی انا کو توڑ کر اس کے سامنے جھک جاؤں اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاؤں تو بڑے دکھ کا معاملہ ہے اس کے دل کی کیفیت میں اپنی ذہن کو منتقل کر کے دیکھیں تو بعض دفعہ اس پر شدید ابتلاء آ جاتا ہے جو آخر وقت تک اپنے آپ کو سچا سمجھ رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) صبر سے کام لو صبر ہی ان باتوں کا علاج ہے۔ اور جو اللہ کی خاطر صبر کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے۔ پس یہ نقصان کا سودا نہیں۔ دنیا کی نظر میں، برادری کی نظر میں اگر کچھ انسان خفت بھی محسوس کرے مگر اگر رضاء باری تعالیٰ کی خاطر ہے تو اللہ اس کا اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ آپ کی نسلیں بھی ان فضلوں کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ پس صبر کے رستے پر ہی اللہ کی رضا ہے اسی رستے پر صبر کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایمل کانسی کی دینداری

ایمل کانسی اس وقت امریکہ کی حراست میں ہے۔ اس کے متعلق یہ شبہ کیا جارہا ہے کہ اس نے سی۔ آئی۔ اے کے دو اہلکاروں کو قتل کیا تھا۔ اس نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ چونکہ اس کے جیل کے کمرے کی کوئی کھڑکی نہیں ہے اس لئے وہ یہ نہیں معلوم کر سکتا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ جیل میں گھڑیاں رکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ایمل کانسی جسے الگ ایک کمرے میں رکھا گیا ہے اسے جاء نماز اور قرآن مجید مہیا کیا گیا ہے۔ لیکن باقی 939 قیدیوں کی طرح اسے ٹائم پیس رکھنے کی اجازت نہیں۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے میں مشکل کا سامنا کرتا ہے کیونکہ اسے یہ نہیں پتہ چلتا کہ سورج کب طلوع ہوتا ہے کب غروب۔ واشنگٹن پوسٹ نے ڈاکٹر میاں ایم سعید سے یہ بیان وابستہ کیا ہے کہ جب سورج سرخ ہونے لگے تو اس وقت فجر کی نماز۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ دو نمازیں بڑی اہم ہیں اور اگر کوئی شخص سفر بھی کر رہا ہو تو اسے یہ نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ جیل کے چیف ڈپٹی نے اس سلسلے میں یہ بیان دیا ہے کہ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم جیل کے اندر بند لوگوں کو ایک دوسرے سے بچائیں۔ اور کہ کانسی کے لئے گھڑی کی بجائے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ کتنا زیادہ عرصہ وہاں آرام سے رہ سکتے ہیں۔ جیل کے افسران کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے خوب واقف ہیں کہ قیدیوں کی آزادی کہاں تک جاتی ہے۔

OOO

لیبیا-پابندی کی مزاحمت

اقوام متحدہ نے لیبیا پر جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں وہ پانچ سال کے بعد جاری رکھی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں لیبیا نے کہا ہے کہ وہ ان پابندیوں کی کسی طرح پرواہ نہیں کرے گا۔ لیبیا کے سفارت کار نے کہا ہے کہ اب وہ اس طرح کام کریں گے کہ گویا ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ انہوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ افریقہ اور عرب کے ممالک بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور کہ اب ہم عرب اور افریقن مل کر سوچیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں امید ہے کہ دوسری قومیں بھی ہمارا ساتھ دیں گی۔ سیکورٹی کونسل کے صدر پیٹر اوسوالڈ نے کہا ہے کہ گفتگو کرتے ہوئے مجھے یہ محسوس ہوا کہ تمام ارکان پوری طرح متفق نہیں ہیں اور کہ مختلف آراء پیش کی گئی ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں مصر، گنی بساؤ، اور کینیا نے کہا ہے کہ لیبیا کی تجاویز پر غور کیا جائے۔ لیکن امریکہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ افریقی تنظیم اتحاد' عرب لیگ اور غیر وابستہ ملکوں نے لیبیا کی تائید کی ہے۔ جیسا کہ احباب کو یاد ہو گا۔ یہ پابندیاں ایک

ہوائی جہاز کے بم سے اڑائے جانے کے الزام کے نتیجہ میں لگائی گئی تھیں۔

OOO

اردن صلح کرائے

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں اسرائیل کے وزیر اعظم اور فلسطینی علاقے کے صدر کی آپس میں ان بن ہے۔ اسرائیل جو مزید بستیاں بسا رہا ہے فلسطینی اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور یہ معاملہ مزید گڑبڑ کے امکانات پیدا کر رہا ہے اسرائیلی وزیر اعظم نے اردن سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل اور یاسر عرفات کے درمیان گفتگو شروع کروانے میں مدد دے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

روزانہ پروگرام

حضرت صاحب کے ساتھ پروگرام

روزانہ

لقاء مع العرب اور اردو کلاس

پیر اور جمعرات

ہومیو پیتھی کلاس

منگل اور بدھ

ترجمہ کلام الہی کلاس
خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - پرانا

جمعہ

خطبہ (لائیو)
ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

ہفتہ

چلڈرنز کلاس
مجلس سوال وجواب (پرانا)

اتوار

ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
مجلس سوال وجواب (نیا)
درس کلام الہی

مختلف زبانوں میں پروگرام

روزانہ

جرمن اور بنگالی

اتوار

البانین

پیر

انڈونیشین اور ترکی

منگل

نارویجین

بدھ

فرنچ اور سواحیلی

جمعرات

روسی اور بوسنین

دیگر مستقل پروگرام

پیر

- بیت بازی 30-12 دوپہر
- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00-3 دوپہر
- روحانی خزائن 00-1 رات

منگل

- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00-11 دوپہر
- روحانی خزائن 00-12 دوپہر
- طبی معاملات 00-3 بعد دوپہر
- ہماری کائنات 00-1 رات
- حکایات شیریں 30-3

بدھ

- طبی معاملات 00-6 صبح
- ہماری کائنات 00-12 دن
- المائدہ 00-1 رات

جمعرات

- کوئز پروگرام 00-10 صبح
- المائدہ 00-3 بعد دوپہر
- بزم مشاعرہ 00-1 رات

جمعہ

- کوئز پروگرام 00-6 صبح
- بزم مشاعرہ 00-12 دوپہر
- کمپیوٹرز سب کے لئے 00-8 صبح
- طبی معاملات 30-12 رات

ہفتہ

- احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن 00-6 صبح
- کمپیوٹرز سب کے لئے 00-8 صبح
- طبی معاملات 00-12 دوپہر
- حکایات شیریں 30-3 رات

اتوار

- احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن 00-6 صبح
- بیت بازی 30-12 رات

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31224 میں سکینہ بی بی زوجہ ماسٹر محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 3 تولہ مالیتی۔/18600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سکینہ بی بی محلہ بہاولپورہ کسوکی روڈ حافظ آباد گواہ شد نمبر1 نذر محمد وصیت نمبر 10918 گواہ شد نمبر2 پرویز اسلم ولد ماسٹر محمد اسلم محلہ بہاولپورہ حافظ آباد۔

مسل نمبر 31225 میں عطیہ انور زوجہ احمد سعید اختر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دار الصدر شمالی ربوہ حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد کالونی ربوہ۔/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/4000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی 6 تولہ مالیتی۔/31800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عطیہ انور 5/6 دار الصدر شمالی ربوہ حال تلیری کینال کالونی سکارپ III مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد قریشی وصیت نمبر 17236 گواہ شد نمبر2 طارق محمود ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 29211۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 13-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 چلڈرنز کلاس-12-7-97
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ناصرات سپورٹس ربوہ
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن یو-ایس-اے-پروڈکشن، انٹرویو- چارلس وٹر جونیئر از کرنل فضل احمد حصہ دوئم-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 چلڈرنز کلاس-12-7-97
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ناصرات سپورٹس ربوہ-
11-00 خطبہ از حضرت صاحب-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 اراؤنڈ دی گلوب- کل کی سپیس شٹل ٹرانسپورٹ حصہ اول-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ جرمنی 17-5-97 (حصہ اول)-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-00 جرمن سروس-

پیر 14-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 بیت بازی-ربوہ بمقابلہ گوجرانوالہ-
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر7)(1996ء)-
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-چلڈرن ورک شاپ نمبر6-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- کل کی سپیس شٹل ٹرانسپورٹ حصہ اول-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز ورک شاپ نمبر6-
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 7) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-30 بیت بازی-ربوہ بمقابلہ گوجرانوالہ-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-مقابلہ-واقفین نو دار الیمن-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 نارویجین زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھک کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن سروس-

منگل 15-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-30 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-مقابلہ واقفین نو دار الیمن-
7-00 اردو کلاس-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات-دانتوں کی بیماریاں میزبان- ڈاکٹر سلطان-اے-مبشر مہمان-ڈاکٹر نصیر اے-خان (حصہ اول)-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (18-5-90) بیت الفضل لندن-یو-کے-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بدھ 16-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 فرنچ سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں- میزبان- ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر مہمان- ڈاکٹر نصیر- اے- خاں- حصہ اول-
7-00 اردو کلاس-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 کوئز- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
12-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سیرت رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت منشی فیض علی صاحب-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقن پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-ا
11-00 جرمن سروس-

جمعرات 17-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 المائدہ-
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 عربی سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام قصیدہ- نظم-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن باسکٹ بال ٹورنامنٹ-
7-00 اردو کلاس-
8-00 عربی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ- نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00 سندھی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سندھی ترجمہ-(13-10-95)-
12-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ چہارم-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 المائدہ-
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 31 (9-6-94) حصہ دوئم-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 روسی پروگرام- مجلس سوال و جواب- روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ- سیشن 3-(20-5-94) حصہ اول-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

گمشدہ سند

○ میری میٹرک کی سند جاری کردہ سرگودھا بورڈ رولنمبر 30141 امتحان سالانہ سال 1979ء دار العلوم غربی سے دار العلوم جنوبی جاتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو مذکورہ پتے پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

محمد طارق ولد محمد صادق
مکان نمبر B-5/12 دار العلوم جنوبی ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی وسکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں

برادرز اسٹیٹ ایجنسی

8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خبریں

ربوہ : 12 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کے دوسرے مرحلے میں ایوان صدر میں 10 وفاقی اور 4 وزراء مملکت نے حلف اٹھالیا ہے۔ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے سادہ مگر پروقار تقریب میں ان وزراء سے حلف لیا۔ اس موقع پر وزیراعظم محمد نواز شریف، گورنر پنجاب شاہد حامد، ارکان پارلیمنٹ اور اعلیٰ سول حکام بھی موجود تھے۔ جن وزراء نے حلف اٹھایا ان میں شیخ رشید (سپورٹس کلچر سیاحت محنت و افرادی قوت سمندر پار کستانی) راجہ ظفرالحق (مذہبی و اقلیتی امور) لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالمجید ملک (شمالی علاقہ جات و امور کشمیر سرحدی علاقہ جات) عبدالستار لالیکا (خوراک و زراعت) سید غوث علی شاہ (تعلیم) جاوید ہاشمی (صحت) راجہ نادر پرویز (پانی و بجلی) میاں محمد یاسین وٹو (پارلیمانی امور) سردار یعقوب ناصر (ریلوے) اور خالد مقبول صدیقی (صنعت) شامل ہیں۔ وزراء مملکت میں صدیق خان کانجو (خارجہ امور) حلیم صدیقی (پانی و بجلی) مخدوم احمد محمود (ماحولیات بلدیات و دیہی ترقی) تہمینہ دولتانہ (ویمن ڈویژن سماجی بہبود خصوصی تعلیم) شامل ہیں۔

○ وفاقی کابینہ میں نئے وزراء کی شمولیت کے بعد وزیراعظم محمد نواز شریف کی کابینہ کے ارکان کی تعداد 24 تک پہنچ گئی ہے لیکن پھر بھی یہ کابینہ 85ء کے بعد بننے والی مختصر ترین کابینہ ہے۔

○ کراچی میں ڈی ایس پی کے دو بیٹے اور 3 اہلکار قتل کردیئے گئے ہیں۔ ایک دہشت گرد بھی ہلاک ہوگیا۔ کراچی میں دہشت گردی کی دوسری وارداتوں میں 3۔ افراد قتل کئے گئے۔ بلدیہ ٹاؤن میں خفیہ اطلاع پر دفن اسلحہ برآمد کرلیا گیا۔ عزیز آباد میں رینجرز اور موٹر سائیکل پر سوار دہشت گردوں میں ایک ہیڈ کانسٹیبل اور ایک ملزم زخمی ہوگئے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اہل کانسی کی گرفتاری میں لغاری خاندان کو ملوث کرنا انتہائی لغو ہے پیپلزپارٹی کی قیادت سے مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا احتساب ایکٹ کے بارے میں اپنے نظریات پر قائم ہوں۔ حکومت کی کارکردگی سے مطمئن ہوں حامد ناصر چٹھہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ کھر اور شیرپاؤ بھی ملے تھے۔ مگران سے پیپلزپارٹی کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ میرا سیاسی ایجنڈا وہی ہے جو ہمیشہ رہا ہے۔

○ ڈالر کے مقابلہ میں پاکستانی روپے کی قیمت ایک بار پھر کم ہوگئی ہے۔ روپیہ سستا اور ڈالر 6 پیسے مہنگا ہوگیا۔

○ فیصل آباد میں دہشت گردوں نے بھرے بازار میں شیعہ تاجر کو قتل کردیا ہے۔ مقتول فدا حسین اپنی دوکان پر موجود تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار پہنچ گئے۔ اور گولیوں کی بارش کردی۔ واردات کے بعد قاتل اطمینان سے فرار ہو گئے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان اور روس اپنی غلط فہمیاں دور کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں یہ بات انہوں نے روس کے دوروزہ دورہ کے بعد اسلام آباد میں بتائی ہے۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ، بجلی کی چوری اور غلط بلنگ کا خاتمہ کردیں گے۔

○ پنجاب بھر میں بارش ہونے سے موسم بدل گیا۔ جھنگ کے دیہی علاقوں میں کچے مکان گرنے سے 7۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ میانوالی جہلم، گوجرانوالہ، راولپنڈی، منگلا، کوٹلی ڈیملی اور بھلوا کے علاقوں میں 20 تا 22 ملی میٹر بارش ہوئی جبکہ لاہور میں 110 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ صوبائی دارالحکومت کے نشیبی علاقوں میں پانی گھروں، دوکانوں اور کارخانوں میں داخل ہو گیا۔ سڑکیں دریا بن گئیں گاڑیاں بند ہونے سے ٹریفک جام ہوگئی۔

○ کراچی میں پولیس کی جاری مہم کے دوران 24 گھنٹے میں 142 افراد گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

○ گندم کی بین الاضلاعی نقل و حمل پر پابندی ختم کردی گئی ہے۔ اس کا مقصد ملک بھر میں صارفین کو کم قیمت پر آٹا فراہم کرنا اور فلور ملوں کو گندم کی دستیابی آسان بنانا ہے۔

○ چیئرمین احتساب سیل سینٹر سیف الرحمان کی بلیو ایریا اسلام آباد میں واقع بلڈنگ "ریڈ کو پلازہ" پر نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کردی۔ کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔

○ پسرور میں ڈاکوؤں اور اہل خانہ میں مقابلہ کے نتیجہ میں باپ بیٹا ہلاک اور 3 افراد شدید زخمی ہوگئے ہیں۔

○ مسلم لیگی کارکن وارث انصاری کے مقدمہ قتل میں ملوث سابق ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جاوید سرور کی ضمانت پر رہائی ہوگئی ہے۔ 20 لاکھ کی ضمانت لی گئی۔

○ سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو نے کہا ہے کہ احتساب جانبدارانہ ہو رہا ہے۔ پہلے وزیراعظم خود کو احتساب کے لئے پیش کریں۔ جس مرحلے میں گھپلے ہوئے وہی احتساب سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے کسی کو ایک مرلہ بھی الاٹ نہیں کیا۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے سابق وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ کی اندرون سندھ املاک ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ سرگودھا میں ایک وکیل پر مبینہ تشدد کے خلاف وکلاء اور کلرکوں کے دو گروپوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف جلسے اور نعرہ بازی کی۔ وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کردیا ہے۔

○ ضلع جھنگ میں ایک بس درخت سے ٹکرانے کے نتیجہ میں 4 افراد جاں بحق اور 20 زخمی ہوگئے۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز حکومت تباہی کے راستے پر چل پڑی ہے۔ ملک و قوم کو اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے میں نے قومی حکومت کے ذریعے ملک کو موجودہ بحران سے نکالنے کی تجویز دی ہے۔ قومی سلامتی کے لئے الگ الگ جدوجہد کرنے والی قوتوں کو یکجا کرنے کا نام قومی حکومت ہے۔

○ منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں امریکہ میں گرفتار سکوارڈرن لیڈر فاروق احمد خان کی پاکستان منتقلی پر پاک امریکہ مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ پولیس کو اس بات کا اختیار نہیں کہ وہ چاردیواری میں اس بناء پر داخل ہو جائے کہ وہاں بدکاری ہو رہی ہے۔ نہ ہی کسی مجسٹریٹ کو اس مقصد کے لئے وارنٹ جاری کرنے کا اختیار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام/30، 60 گرام/90، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کیلئے خادم
پتہ برائے رابطہ:-
میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514
7932515
7932516

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF 15/ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ **رضوان فوڈز** ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307